

علم الجدل (عقائد مشرکین) کا علمی جائزہ (منتخب تفاسیر کے تناظر میں)

An Analysis of Ayat-e-Mukhasama Related to the Beliefs of Mushrikeen in the Light of Some Selected Quranic Commentaries

ڈاکٹر عبدالرشید *

حافظ ظفر حسین **

Abstract

The purpose of this article is to identify those verses of the Holy Quran wherein Allah Almighty has argued at great length with the non believers (Mushrikeen) regarding their false beliefs towards, Tauheed (Oneness of Allah Almighty), Resalate (Prophet hood), Holy Books, Angels and Akherat etc. To form a holistic approach towards the understanding of the related verses, Which is called Ayat-e-Mukhasama (Dialogue).

Some authentic and famous Quranic commentaries (Tafaseer) of the early three centuries of the Islamic Era (Quroon-E-Salasa) have been selected.

They include Tafseer-ul-Quran Al-karim (Tafseer-e-Mujahid), Kitab-u-Tafseer (Tafseer-e-Suri), Tafseer Al-Kabir (Tafseer-e-Muqatil bin Sulaiman), Tafseer-ul-Quran Al-Azeem (Tafseer-e-Tastari), Tafseer-ul-Quran Al-Aziz (Tafseer-e-Abdur Razaq) and Tafseer-e-Shafei by Imam Shafi etc.

In the light of the Holy verses, well explained by the Quranic commentaries concerned, the false beliefs of the non-believers have been discussed, assessed and then dismissed.

Keywords: Ayat-e-Mukhasama, Mushrikeen, Belifes, Holy Quran, Quranic Commentaries.

مشرکین اپنے آپ کو حنفاء کہتے تھے اور دین ابراہیمی کے دعوے دار تھے۔ اس لئے کہ بیت اللہ کا حج، نماز میں قبلہ رخ کھڑا ہونا، جنابت کا غسل، محرّمات نسبی اور رضاعی کی حرمت، ختنہ، اشہر حرم کی حرمت،

* Dr. Abdur Rashid : Subject Specialist E&S Education Department KP.

** Dr. Hafiz Zafar Hussain : Asistant Professor Department of Islamic Theology Islamia College University Peshawar

مسجد حرام کی تعظیم، حلق میں ذبح کرنا، اونٹ کا نحر، طلوع فجر سے غروب شمس تک روزہ رکھنا، یتیموں اور مسکینوں پر خرچ کرنا اور رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرنا یہ سب ملت ابراہیمی کے شعائر ہیں۔¹ اور مشرکین چونکہ یہ تمام افعال کیا کرتے تھے اس لئے اپنے آپ کو حنیف کہتے تھے، لیکن رفتہ رفتہ یہ صفات بھی ان میں ناپید ہو گئیں۔ چوری، قتل، زنا اور سود جیسے برے صفات جو دین ابراہیمی میں حرام تھے اکثر مشرکین اس کے مرتکب ہونے لگے تھے۔ ان کے عقائد میں فساد پیدا ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے منکر تھے، فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں تصور کرتے تھے، بعث بعد الموت کے منکر تھے، بتوں اور سورج چاند تاروں کی عبادت کیا کرتے تھے اور ان کے بارے میں شفاعت کا عقیدہ رکھتے تھے۔

پھر آپ ﷺ کے رسالت کا انکار کیا اور قرآن کے کلام اللہ ہونے میں شک کرنے لگے۔ قرآن مجید میں مشرکین عرب کے اکثر باطل عقائد پر ان کے ساتھ خصمہ کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت، آپ ﷺ کی رسالت، آسمانی کتابوں، ملائکہ، بعث بعد الموت، عقیدہ شفاعت، بت پرستی اور ستارہ پرستی کے بارے میں مشرکین کے باطل عقائد کو ذکر کر کے ان کے اعتراضات اور شبہات کے جوابات دیئے گئے ہیں۔

1- عقیدہ توحید اور مشرکین سے جدل

بنیادی عقائد کی اصل ایمان باللہ اور توحید کا تصور ہے۔ اس لئے مشرکین عرب کے ساتھ جن چیزوں میں خصمہ کیا گیا ہے ان میں ایمان باللہ کا ذکر سب سے مقدم ہے۔ مشرکین اللہ تعالیٰ کے وجود کے قائل تھے اور اللہ تعالیٰ کو خالق کائنات مانتے تھے لیکن اس کے ساتھ اپنے باطل معبودوں کو بھی شریک ٹھہراتے تھے، اللہ تعالیٰ کی صفات میں بتوں، سورج، چاند، تاروں اور آگ وغیرہ کو شریک مانتے تھے۔ جن آیات میں مشرکین کے ساتھ ایمان باللہ پر خصمہ کیا گیا ہے ان میں سے چند آیات ذیل میں ذکر کی جاتی ہیں۔

عقیدہ توحید سے متعلق آیات جدل

1. ﴿وَالْهُكْمُ لِلَّهِ وَاللَّوْحُ أَحَدٌ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ﴾²
2. ﴿لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُونَ الْكُفْرِينَ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ.....﴾³

3. ﴿لَا تَجْعَلْ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ فَتَقْعَدَ مَذْمُومًا مَفْعُولًا.....﴾⁴

4. ﴿وَيَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَهُم بِشَيْءٍ يَدُلُّ عَلَيْهِ.....﴾⁵

5. ﴿وَمَنْ يَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهُ بِهِ.....﴾⁶

آیت جدل : ﴿وَالْهٰكُمُ الْاِلٰهَ وَاجِدًا لَّآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ﴾⁷

آیت جدل اور تفسیری آراء

1- تفسیر سفیان ثوری: سفیان ثوری نے مذکورہ آیت مبارکہ کی تفسیر میں لکھا ہے کہ مشرکین نے جب یہ آیت سنی تو کہا کہ اگر واقعی اس طرح ہے کہ ہمارا معبود ایک ہے تو ہمیں ایک نشانی بتادیں۔ اللہ تعالیٰ نے یہ

آیت ﴿اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاٰخِثٰلِ الْاَيِّمِ وَالنَّجْمِ.....﴾ الی آخرہ نازل فرمائی۔⁸

2- تفسیر مقاتل: صاحب تفسیر مقاتل آیت مبارکہ: ﴿وَالْهٰكُمُ الْاِلٰهَ وَاجِدًا لَّآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔ "قال الله لاهل الكتاب الهكم اله واحد يقول ربكم رب واحد فوحد نفسه

تبارك اسمه لاله الا هو الرحمن الرحيم"۔⁹

3- تفسیر شافعی: امام شافعی سے آپ کے شاگرد بشر مرہبی نے سوال کیا "اخبیرنی ما الدلیل علی ان اللہ تعالیٰ واحد" کہ مجھے اللہ کے واحد ہونے کی کوئی دلیل بتاؤ۔ امام شافعی نے جواب میں فرمایا "یا بشر! ما تدرك

من لسان الخواص فالكلمك على لسانهم؟ الاصوات من المصوت اذا كان المحرك واحدا دليل على انه واحد، وعدم الضد في الكلام على الدوام دليل على ان الله واحد، واربع نيران

مختلفات في جسد واحد متفقات الدوام على تركيبه في استقامة الشكل، دليل على انه واحد" کہ ایک ہی محرک پر مختلف آوازوں کا پیدا ہونا اللہ کی وحدانیت کی دلیل ہے اور ایک ہی جسم میں

مخالف "اربع نيران" (چار آگ) کا جمع ہونا اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی دلیل ہے۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا قول ﴿اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاٰخِثٰلِ الْاَيِّمِ وَالنَّجْمِ.....﴾ الی آخرہ"۔¹⁰ یہ سب

نشانیوں اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ ایک ہے۔¹¹

2- عقیدہ رسالت اور مشرکین سے جدل

مشرکین عرب اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور آپ ﷺ کی رسالت کے بھی منکر تھے اور طرح طرح کے اعتراضات کیا کرتے تھے۔ کبھی کہتے اللہ تعالیٰ نے کسی فرشتے کو کیوں نبی بنا کر نہیں بھیجا، کبھی کہتے یہ کیسا

رسول ہے یہ تو کھانا بھی کھاتا ہے، ہماری طرح بازاروں میں بھی آتا جاتا ہے۔ کبھی آپ ﷺ سے کہتے جب تک آپ کوئی معجزہ نہ دکھائے ہمیں تب تک یقین نہیں آئے گی۔

قرآن نے مشرکین کے ان سب اعتراضات کے جوابات دیئے ہیں اور عمدہ انداز میں ان کے ساتھ جدل کیا ہے۔ جن آیات میں مشرکین کے ساتھ رسالت محمدی ﷺ پر جدل کیا گیا ہے، ان میں سے چند آیات کو ذیل میں ذکر کیا جاتا ہے۔

آیات جدل اور عقیدہ رسالت

1. ﴿وَمَا مَنَعَ النَّاسَ أَنْ يُؤْمِنُوا بِالَّذِي جَاءَهُمُ الْهُدَىٰ.....﴾¹²
 2. ﴿وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ إِلَّا رَجَالًا نُوحِي إِلَيْهِمْ.....﴾¹³
 3. ﴿وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ آزْوَاجًا وَكُتُبًا.....﴾¹⁴
 4. ﴿وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ إِلَّا رَجَالًا نُوحِي إِلَيْهِمْ.....﴾¹⁵
- آیت جدل: ﴿وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ إِلَّا رَجَالًا نُوحِي إِلَيْهِمْ فَسَأَلُوا أَهْلَ الدِّانِ كَيْفَ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ﴾¹⁶

آیت جدل اور تفسیری آراء

1- تفسیر مجاہد: ابن جریج اس آیت کی تفسیر میں مجاہد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا "اے نبی! ہم نے آپ سے پہلے بھی آدمی ہی نبی بنا کر بھیجے اور اگر ان کافروں کو یقین نہیں آ رہا تو اہل کتاب سے پوچھے۔ مجاہد نے "اہل الذکر" کی تفسیر اہل کتاب سے کی ہے۔¹⁷

2- تفسیر مقاتل: مقاتل نے آیت مذکورہ کی تفسیر میں لکھا ہے کہ یہ آیت ابو جہل بن ہشام، ولید بن مغیرہ، اور عقبہ بن ابی معیط کے بارے میں نازل ہوئی جب انہوں نے کہا "کیا اللہ تعالیٰ نے ایک انسان کو جو کھاتا پیتا ہے رسول بنا کر بھیجا اور فرشتے کو نہیں بھیجا" اسی طرح "اہل الذکر" کی تفسیر اہل تورات کے ساتھ کی ہے۔¹⁸

3- الہامی کتابوں پر ایمان اور مشرکین سے جدل: مشرکین جس طرح توحید و رسالت کے منکر تھے اسی طرح آپ ﷺ پر نازل ہونے والی کتاب قرآن مجید اور دوسرے آسمانی کتابوں کے بھی منکر تھے۔ قرآن کے بارے میں کہتے تھے کہ یہ نعوذ باللہ آپ ﷺ نے اپنی طرف سے گھڑ لیا ہے۔ کبھی کہتے یہ کھلا جادو

ہے۔ کبھی یہ اعتراض کرتے تھے کہ یہ قرآن محمد کی بجائے عرب کے کسی اور بڑے آدمی پر کیوں نازل نہیں ہوا؟۔ کبھی آپ ﷺ سے کہتے کہ اس کی جگہ کوئی اور کتاب لے آویا اس کے احکامات کو بدل دو۔ قرآن نے مشرکین کے ان سب شبہات اور اعتراضات کے جوابات دیئے ہیں اور ان کو کھلا چیلنج دیا ہے کہ اگر تم اس کتاب میں شک کرتے ہو تو اس جیسی ایک کتاب لے آؤ۔ اگر کتاب نہیں لاسکتے تو قرآن کی سورتوں کی طرح ایک سورت لے آؤ۔ لیکن مشرکین قرآن کی آیات کی طرح ایک آیت بھی پیش نہ کر سکے۔ اس لئے کہ قرآن کلام الہی ہے اور مخلوق کا کلام خالق کے کلام کا مقابلہ نہیں کر سکتا ہے۔ قرآن مجید کے جن آیات میں مشرکین کے ساتھ ایمان بالقرآن پر جدل کیا گیا ہے، ان میں سے چند ذیل میں ذکر کی جاتی ہیں۔

قرآن پر ایمان اور آیات جدل

1 ﴿وَإِنْ كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّمَّنْ مِثْلِهِ.....﴾¹⁹

2 ﴿أَفَلَا يَتَذَكَّرُونَ الْقُرْآنَ وَلَوْ كَانُوا مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللَّهِ.....﴾²⁰

3 ﴿وَإِذَا تَنَادَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بِتِيبَتٍ قَالِ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ لِقَاءَنَا.....﴾²¹

آیت جدل: ﴿وَإِذَا تَنَادَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بِتِيبَتٍ قَالِ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ لِقَاءَنَا آتِنَا بِقُرْآنٍ.....﴾²² الی آخر الآیة

آیت جدل اور تفسیری آراء

- 1- تفسیر شافعی: امام شافعی نے اس آیت کی تفسیر میں یہ حدیث نقل کی ہے۔ "ما ترکت شیئا امرکم اللہ الا وقد امرتکم بہ ولا ترکت شیئا مما نہاکم عنہ الا وقد نہیتکم عنہ" اللہ تعالیٰ نے مجھے تم لوگوں کو جن چیزوں کا حکم دینے کو کہا میں نے وہ حکم دے دیا اور جن چیزوں سے تمہیں منع کرنے کا حکم دیا اس سے میں نے تمہیں منع کیا اور میں نے اس میں سے کچھ بھی نہیں چھوڑا۔²³
- 2- تفسیر مقاتل: صاحب تفسیر فرماتے ہیں کہ جب کفار نے آپ ﷺ سے کہا کہ اس قرآن کی جگہ کوئی اور کتاب لے آؤ جس میں قتال کا حکم نہ ہو یا اس کو بدل دو تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا "اے محمد ﷺ آپ ان لوگوں سے کہے ﴿مَا يَكُونُ لِيْ أَنْ أْبْدِلَهُ مِنْ تِلْكَ آيَاتِنِ﴾²⁴ کہ میرے اختیار میں نہیں کہ میں اس کو اپنے خواہش کے مطابق بدل دوں۔

3- تفسیر عبدالرزاق: عبدالرزاق نے اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں آپ ﷺ کی یہ حدیث نقل کی ہے کہ ایک مالک نے گھر بنایا اور اس میں ایک دسترخوان بچھایا اور ایک دعوت دینے والے کو بھیجا، کہ لوگوں کو کھانے پر بلائے، پس جس نے داعی کی دعوت کو قبول کیا، گھر میں داخل ہوا اور دسترخوان سے کھایا تو مالک اس سے راضی ہوا اور جس نے دعوت قبول نہیں کی، گھر میں داخل نہیں ہوا اور دسترخوان سے نہیں کھایا، مالک اس سے راضی نہیں ہوا۔ پس اللہ مالک ہے، گھر اسلام ہے، دسترخوان جنت ہے اور محمد ﷺ داعی ہے۔²⁵

4- فرشتوں پر ایمان اور مشرکین سے جدل

مشرکین فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں مانتے تھے۔ ایک تو اللہ تعالیٰ کی لمدولم پولدہ صفت کے منکر تھے اور دوسرا یہ کہ اولاد بھی بیٹی ہی ثابت کرتے تھے، جو کمزور ہے جسے خود اپنے لئے عیب اور باعث ذلت سمجھتے تھے۔ قرآن کی ان کے اس عقیدے کی تردید کی۔ جن آیات میں مشرکین کے ساتھ ایمان بالملائکہ پر جدل کیا گیا ہے ان میں سے چند آیات ذیل میں ذکر کی جاتی ہیں۔

فرشتوں پر ایمان اور آیات جدل

1 ﴿وَيَجْعَلُونَ لِلَّهِ الْبَنَاتِ سُبْحٰنًا.....﴾²⁶

2 ﴿أَصْطَفَى الْبَنَاتِ عَلَى الْبَنِينَ.....﴾²⁷

3 ﴿أَوِ اتَّخَذَ جَا تَخْلُقُ بَنَاتٍ وَأَصْفٰكُمْ بِالْبَنِينَ.....﴾²⁸

آیت جدل: ﴿أَصْطَفَى الْبَنَاتِ عَلَى الْبَنِينَ.....﴾ الى سُبْحٰنِ اللّٰهِ عَمَّا يُصِفُونَ²⁹

آیت جدل اور تفسیری آراء

1- تفسیر مجاہد: مجاہد اللہ تعالیٰ کے قول ﴿وَجَعَلُوا ابْنَتَهُ وَيَبْنَ الْجِنَّةَ نَسَبًا﴾ کی تفسیر میں لکھتے ہیں۔ قریش نے کہا کہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں تو ابو بکر صدیقؓ نے انہیں کہا پھر ان بیٹیوں کی مائیں کون ہیں؟ انہوں نے جواب دیا "بنات سروات الجن" یعنی جن سرداروں کی بیٹیاں ہیں۔ پس اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی "﴿وَلَقَدْ عَلِمْتِ الْجِنَّةَ إِنَّهُمْ لَمُحْضَرُونَ﴾"³⁰ کہ "جن" بھی یہ جانتے ہیں کہ یہ لوگ حساب کے لئے حاضر کئے جائیں گے۔ آیت میں جن سے مراد ملائکہ ہے۔

2- تفسیر مقاتل: صاحب تفسیر سے مذکورہ آیات جدل کی تفسیریوں منقول ہیں۔ "پسند یا تم نے بیٹوں کو بیٹیوں پر حالانکہ بیٹے افضل ہیں بیٹیوں پر (تمہاری نظر میں)، تمہیں کیا ہوا ہے کیسے بے انصافی کا فیصلہ کرتے ہو اور کیا تمہارے پاس اللہ کی طرف سے کوئی واضح دلیل آئی ہے اس بات پر کہ یہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں؟ اگر ہے تو لے آؤ۔"³¹

5- بعث بعد الموت اور مشرکین سے جدل

مشرکین عرب اپنے دوسرے باطل عقائد کی طرح بعث بعد الموت کے بھی منکر تھے۔ ان لوگوں کا یہ عقیدہ تھا کہ زندگی تو بس یہی دنیا کی زندگی ہے اس کے بعد دوبارہ کوئی زندگی نہیں ہے۔ عقیدہ آخرت کے بارے میں طرح طرح کے اعتراضات کرتے تھے۔ کبھی تو کہتے ان ہڈیوں کو کون زندہ کرے گا جب یہ بوسیدہ ہو جائے۔ کبھی کہتے جب ہم مر کر مٹی بن جائے تو پھر یہ دوبارہ جی اٹھنا بڑی دور کی بات ہے۔ شاہ ولی اللہ نے فوز الکبیر میں لکھا ہے کہ بعث بعد الموت کے انکار اور استبعاد کے جواب کے بارے میں قرآن نے دو طریقے اختیار کئے ہیں۔ 1- قیاس (انسان اور زمین کی پیدائش پر)، 2- دوسری آسمانی کتابوں سے حشر و نشر کا ثبوت³²۔ یعنی اول یہ کہ حشر و نشر کو "احیاء ارض" اور اس کے مشابہ اشیاء پر قیاس کیا گیا ہے اور دوسرا یہ کہ بعث بعد الموت کی خبر دینے میں قرآن دوسری آسمانی کتابوں کی موافقت کرتا ہے۔ قرآن مجید میں مشرکین عرب کے ساتھ سینکڑوں آیات میں "بعث بعد الموت" پر جدل کیا گیا ہے۔ جن میں چند آیات کا ذکر کیا جاتا ہے۔

بعث بعد الموت اور آیات جدل

1. ﴿قَالُوا رَبَّنَا آمَنَّا اِنتَتَيْنِ وَاٰخِيَّتِنَا اِنتَتَيْنِ.....﴾³³
2. ﴿قُلِ اللّٰهُ يُحْيِيكُمْ ثُمَّ مُمِيتُكُمْ ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ اِلَى الْيَوْمِ الْقِيٰمَةِ.....﴾³⁴
3. ﴿كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاحْيَاكُمْ.....﴾³⁵

آیات جدل اور تفسیری آراء

1- تفسیر مجاہد: ابن جریج، مجاہد سے اللہ تعالیٰ کے قول ﴿كَيْفَ تَكْفُرُونَ بِاللّٰهِ وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاحْيَاكُمْ﴾ کی تفسیر نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں، اے کفار! تم کچھ بھی نہیں تھے جب اللہ نے تمہیں پیدا کیا اور موت برحق

تمہیں آئے گی، پھر اللہ تعالیٰ تمہیں زندہ کریں گے۔ مجاہدؒ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا قول ﴿قَالُوا رَبَّنَا آمَنَّا اِنتَیْنِیْ وَآخِیَّتِنَا اِنتَیْنِیْ.....﴾³⁶ اسی مذکورہ بالا آیت کی طرح ہے۔³⁷

2- تفسیر ثوری: سفیان ثوری، ابواسحق سے وہ ابوالاحوص سے اور وہ عبداللہ ابن مسعود سے آیت مبارکہ کی تفسیر روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ یہ آیت اس آیت کی طرح ہے جو سورہ مؤمن

(غافر) کی اوائل میں ہے اور وہ آیت ہے ﴿قَالُوا رَبَّنَا آمَنَّا اِنتَیْنِیْ وَآخِیَّتِنَا اِنتَیْنِیْ.....﴾³⁸

3- تفسیر مقاتل: مقاتل سے آیت مبارکہ ﴿كَيْفَ تَكْفُرُونَ بِاللّٰهِ وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاحْيَاكُمْ﴾³⁹ کی تفسیر یوں

منقول ہیں۔ "کیف تکفرون باللہ (بانہ واحد لاشریک لہ) وکنتم امواتا یعنی نطفافاحیاکم یعنی فخلقکم ثم یمیتکم عنداحیائکم ثم یحییکم من بعدالموت یوم القیامۃ ثم الیہ

ترجعون فیجزیکم باعمالکم"⁴⁰

7- اصنام و اجرام پرستی کی شدید مذمت مشرکین سے جدل

قرآن مجید میں اگر کسی مسئلے پر مشرکین کے ساتھ بہت تفصیل سے جدل کیا گیا ہے تو وہی مسئلہ تردید اصنام و اجرام پرستی ہے۔ زمانہ اسلام سے پہلے عربوں کے عقائد و اعمال پر نظر ڈالی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ جزیرہ عرب کے مشرکین طرح طرح کی شریکات اور وہیات میں مبتلا تھے۔ عرب کے اکثر قبائل بت پرست تھے اور انہوں نے اپنے لئے مختلف بت بنا رکھے تھے جن کی یہ لوگ عبادت اور تعظیم کرتے تھے۔ عرب کے بعض قبائل اجرام پرستی میں ڈوبے ہوئے تھے اور سورج چاند تاروں کی پوجا کرتے تھے۔ ستاروں کے لئے انہوں نے الگ الگ ہیکل بنائے تھے جن میں ان کی تصویریں تھیں۔ ان ستاروں کے لئے ان کے ہاں خاص خاص عبادتیں اور دعائیں مقرر تھیں۔ عرب کے بعض دیہات میں مجوسی یعنی آتش پرست آباد تھے۔ بعض عرب قبائل دہریہ تھے جو خدا اور جزا و سزا کے منکر تھے۔

جو مشرکین بتوں کی پوجا کرتے تھے ان کا یہ عقیدہ تھا کہ یہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ خدائی میں شریک ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کو دنیا کے مختلف کام سپرد کئے ہیں جس طرح ایک بادشاہ اپنے وزیروں کو مختلف وزارتیں سپرد کرتا ہے۔ ان میں سے بعض بت ہمیں رزق دیتے ہیں، بعض ہم پر بارش برساتے ہیں، بعض بیماریوں سے ہمیں شفا دیتے ہیں، بعض ہمیں اولاد عطا کرتے ہیں اور بعض اللہ کے ہاں ہماری شفاعت کریں گے۔

قرآن مجید نے مشرکین کے ان سب باطل عقائد کو ذکر کر کے عقلی اور نقلی دلائل کے ساتھ ان کو رد کیا ہے۔

قرآن مجید میں بہت ساری آیات میں مشرکین کے ساتھ بت پرستی اور اجرام پرستی کی تردید پر جدل کیا گیا ہے۔ ذیل میں چند آیات ذکر کی جاتی ہیں۔

آیات خاصہ بابت بت پرستی کی مذمت اور آیت جدل

1. ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِن كُنتُمْ فِي شَكٍّ مِّن دِينِي.....﴾⁴¹

2. ﴿قُلْ مَنْ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ قُلِ اللَّهُ.....﴾⁴²

3. ﴿وَاتَّخِذُوا مِن دُونِ اللَّهِ لَا يَخْلُقُونَ شَيْئًا.....﴾⁴³

مذکورہ بالا آیات میں سے ایک آیت کی تفسیر کو روایات کی روشنی میں درج کیا جاتا ہے۔

آیت جدل: ﴿قُلْ مَنْ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ قُلِ اللَّهُ قُلْ أَفَاتَّخَذْتُم مِّن دُونِ أَوْلِيَاءَ.....﴾ الی آخر الآیة⁴⁴

آیت جدل اور تفسیری آراء

1- تفسیر مجاہد: ابن ابی نجیح، مجاہد سے آیت مبارکہ ﴿اَمْ جَعَلُوا لِلّٰهِ شُرَكَاءَ خَلَقُوا كَخَلْقِهٖ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ﴾ کی تفسیر نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ کیا ان مشرکوں نے اللہ کے ساتھ ایسی چیزوں کو شریک بنایا ہے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی خلقت کی طرح خلقت کی ہے، پھر یہ خلقت ان پر مشتبہ ہو گئی اور یہ لوگ بتوں پر خالق کا گمان کرنے لگے؟ نہیں ہرگز ایسا نہیں۔

علامہ زمخشری نے اس آیت کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ ان مشرکوں نے تو اللہ کے ساتھ ایسوں کو شریک نہیں بنایا جنہوں نے اللہ کی طرح خلقت کی ہو اور پھر یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی اور ان شرکاء کی خلقت میں شک میں پڑ گئے ہو، یہاں تک کہ یہ لوگ کہیں کہ یہ بھی اللہ کی طرح پیدا کرنے پر قدرت رکھتے ہیں اور یہ بھی اللہ کی طرح عبادت کے مستحق ہیں بلکہ ان لوگوں نے تو ایسے عاجز چیزوں کو شریک بنایا ہے جو ان کاموں پر بھی قدرت نہیں رکھتے جن پر مخلوق کو قدرت حاصل ہے، جو خالق کی قدرت میں ہیں وہ تو بہت دور کی بات ہے۔⁴⁵

2- تفسیر ثوری: سفیان ثوری نے اس آیت مبارکہ کی تفسیر سورہ رعد کی چودہ ﴿وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِهِ لَا يَسْتَجِيبُونَ.....﴾ کے ساتھ کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ یہ مشرک لوگ جن باطل معبودوں کو اللہ کے ساتھ

شریک ٹھہراتے ہیں یہ نفع و نقصان کی کچھ طاقت نہیں رکھتے اور جو لوگ اللہ کے سوا دوسروں کو پکارتے ہیں ان کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو کنویں کے کنارے کھڑا ہو اور پانی حاصل کرنے پر قدرت نہ رکھتا ہو اور اپنے ہاتھوں کو مل رہا ہو۔ اسی طرح ان لوگوں کے یہ باطل معبود ان کو جواب نہیں دے سکتے اور یہ لوگ آخرت میں حسرت سے اپنے ہاتھوں کو ملنے رہیں گے۔⁴⁶

3- تفسیر مقاتل: مقاتل سے مذکورہ آیت مبارکہ کی تفسیر یوں منقول ہیں۔ "آپ کہہ دیجئے (اے محمد ﷺ ان کفار مکہ سے) آسمانوں اور زمینوں کا پالنے والا کون ہے؟ ان لوگوں نے کہا اللہ۔ پس آپ کہہ دیجئے کیا تم لوگوں نے اللہ کے سوا اور لوگوں کو کارساز بنایا ہے؟۔ (جن بتوں کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو) وہ اپنے لئے کسی نفع و نقصان کی طاقت نہیں رکھتے۔ آپ کہہ دیجئے کیا اندھا (ہدایت سے) اور دیکھنے والا (ہدایت کو) برابر ہو سکتے ہیں اور کیا اندھیرے (شُرک) اور روشنی (ایمان) برابر ہو سکتے ہیں؟" یعنی وہ شخص جو اندھیرے میں ہو وہ برابر نہیں ہو سکتا اس شخص کے جو روشنی میں ہو۔⁴⁷

4- تفسیر عبدالرزاق: صاحب تفسیر مذکورہ آیت مبارکہ کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ مشرکین اللہ کے سوا جن چیزوں کی عبادت کرتے ہیں وہ انہیں کچھ نفع نہیں دے سکتے اور ان کی مثال اس کتے کی طرح ہے جو پانی کی طرف پاؤں پھیلا کر بیٹھتا ہے کہ پانی خود اس کی منہ میں چل کر آئے لیکن وہ اس وقت تک پانی کو حاصل نہیں کر سکتا جب تک پاؤں پھیلائے رکھتا ہے۔ اسی طرح مرتے دم تک یہ باطل معبود انہیں کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتے۔⁴⁸

نتائج

- 1- علم الجدل والخاصہ قرآنی موضوعات میں سے اہم ترین موضوع ہے۔
- 2- مشرکین کے من گھڑت نظریات کی قرآن نے تردید کی ہے۔
- 3- تفسیر مقاتل، سفیان ثوری، تفسیر شافعی، تفسیر مجاہد، تفسیر عبدالرزاق قرون ثلاثہ کی اہم تفاسیر ماثورہ میں سے ہیں۔

¹ شاہ ولی اللہ دہلوی، الفوز الکبیر، ص-19، قدیمی کتب خانہ، کراچی۔

² سورہ بقرہ-163

- 3 سورہ آل عمران - 28
- 4 سورہ اسراء - 22
- 5 سورہ حج - 71
- 6 سورہ المؤمنون - 117
- 7 سورۃ البقرہ - 163
- 8 سفیان ثوری، تفسیر ثوری، تحقیق - امتیاز علی عرشی، سورہ بقرہ - 164، ص - 54، طبعہ اولیٰ، دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان، 1403ھ -
- 9 مقاتل بن سلیمان بن بشیر بلخی (م - 150ھ) تفسیر مقاتل بن سلیمان، تحقیق - عبداللہ محمود شحاتہ، ج - 1، ص - 153، مؤسسہ تاریخ عربی بیروت، لبنان، 1423ھ -
- 10 سورہ بقرہ - 164
- 11 تفسیر شافعی، تحقیق احمد بن فران، ج - 3، ص - 246 -
- 12 سورہ اسراء، 94 - 95
- 13 سورہ نحل - 43
- 14 سورہ رعد - 38
- 15 سورہ یوسف - 109
- 16 سورہ نحل - 43
- 17 ابو الہجاج مجاہد بن جبر قرشی مخزومی (م - 104ھ) تفسیر مجاہد، ص - 421 -
- 18 مقاتل بن سلیمان بن بشیر بلخی (م - 150ھ) تفسیر مقاتل بن سلیمان، ج - 2، ص - 470 -
- 19 سورہ بقرہ - 23
- 20 سورہ نساء - 82
- 21 سورہ یونس - 15
- 22 سورہ یونس - 15
- 23 تفسیر شافعی، تحقیق احمد بن فران، ص - 967 -
- 24 مقاتل بن سلیمان بن بشیر بلخی (م - 150ھ) تفسیر مقاتل بن سلیمان، ج - 2، ص -
- 25 عبدالرزاق بن ہمام صنعانی (م - 211ھ) تفسیر القرآن العزیز، تحقیق - ڈاکٹر محمود محمد عمدہ، ج - 2، ص - 174، دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان، 1419ھ -
- 26 سورہ نحل، 57 - 59

- 27 سورہ صافات، 153-159
- 28 سورہ زخرف-16-19
- 29 سورہ صافات، 153-159
- 30 ابو الجحاج مجاہد بن جبر قرشی مخزومی (م-104ھ) تفسیر مجاہد، ص-571-
- 31 مقاتل بن سلیمان بن بشیر بلخی (م-150ھ) تفسیر مقاتل بن سلیمان، تحقیق- عبداللہ محمود شحاتہ، ج-3، ص-622-
- 32 شاہ ولی اللہ دہلوی، الفوز الکبیر، ص-23، قدیمی کتب خانہ، کراچی،
- 33 سورہ مؤمن-11
- 34 سورہ حاشیہ-26
- 35 سورہ بقرہ-28
- 36 سورہ مؤمن-11
- 37 ابو الجحاج، مجاہد بن جبر قرشی مخزومی (م-104ھ) تفسیر مجاہد، ص-406-
- 38 سفیان ثوری، تفسیر ثوری، تحقیق- امتیاز علی عرشی، ص-43-
- 39 سورہ بقرہ-۲۸
- 40 مقاتل بن سلیمان بن بشیر بلخی (م-150ھ) تفسیر مقاتل بن سلیمان، تحقیق- عبداللہ محمود شحاتہ، ج-1، ص-96
- 41 سورہ یونس-104
- 42 سورہ رعد-16
- 43 سورہ فرقان-3
- 44 سورہ رعد-16
- 45 ابو الجحاج، مجاہد بن جبر قرشی مخزومی (م-104ھ) تفسیر مجاہد، ص-406-
- 46 سفیان ثوری، تفسیر ثوری، تحقیق- امتیاز علی عرشی، ص-152-
- 47 مقاتل بن سلیمان بن بشیر بلخی (م-150ھ) تفسیر مقاتل بن سلیمان، تحقیق- عبداللہ محمود شحاتہ، ج-2، ص-373-
- 48 عبدالرزاق بن ہمام صنعانی (م-211ھ) تفسیر القرآن العزیز، تحقیق- ڈاکٹر محمود محمد عبدہ، ج-2، ص-233-